

Tadrees Kay Bheriye

اندریس کے شعبے میں کیسے بھیڑیے ہیں یہ میں نے جاننے میں اپنی زندگی گنوا دی – استاد کا صاحب کردار ہوتا بید ضروری ہے۔ سکول میں پڑھنے والی بچیاں کیا خود استانیان بھی ان چالباز، بے شرم اور بے ضمیر مردوں سے محفوظ نہیں – میرانام گل لالہ ہے۔ تدریس کے شعبے سے وابستہ ہوئے مجھ کو انیس سال بیت چکے ہیں۔ تصور بھی نہ کیا تھا میری زندگی میں بھی کوئی ڈرامائی موڑ آئے گا۔ زندگی میں ہمارا بہت سے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ میرے جیون میں بھی ایک ایسا شخص آیا جس نے میری سوچوں میں ہلچل مچادی۔ نہیں جانتی ان کو مجھ سے سچی محبت تھی یا جھوٹی مگر اظہار محبت کر کے اس نے مجھے چونکا ضرور دیا تھا۔ بہر حال دلوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ ان دنوں میں جس اسکول میں تدریسی فرائض انجام دے رہی تھی۔ وہ بھی اسی اسکول میں پڑھا رہی تھی۔ میں نے ان کی نظروں میں پسندیدگی بھانپ لی تھی۔ بلاشبہ وہ ایک پر کشش شخصیت کے مالک تھے لیکن شادی شدہ اور چار بچوں کے باپ تھے۔ سو ان کے متعلق زیادہ سوچنا شرم کی بات تھی۔ اس لئے میں ان سے دور رہتی تھی۔ ولید صاحب کے پڑھانے کا انداز بہت منفرد تھا، طلباء طالبات ان کو پسند کرتے تھے۔ میں بھی ان کے پڑھانے کے انداز سے متاثر تھی۔ ایک دن وہ آٹھویں جماعت کے بچوں کو نظم پڑھا رہے تھے تب میں بے اختیار ان کی جماعت میں چلی گئی۔ ان کے پڑھانے کے انداز کو سراہا۔ میں نے کہا۔ سر... آپ تو پیدائشی ٹیچر ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ صلاحیت ودیعت کی ہے۔ وہ اپنی تعریف سن کر بہت خوش ہوئے اور جواباً بولے کہ گل، آپ بھی پیدائشی ٹیچر ہیں، یوں ایک دوسرے کی تعریف سے ہمارے درمیان گفتگو کی ابتدا ہوئی۔ ایک روز انہوں نے مجھ سے کہا۔ مس گل حیرت ہے کہ آپ ابھی تک سنگل ہیں۔ اس بات کے جواب میں، میں نے کسی قسم کا ردعمل ظاہر نہ کیا اور چپ رہی۔ ایک روز لال رنگ کالپاس پہن کر اسکول گئی، انہوں نے میرے لباس کی تعریف کی۔ یوں ان کی طرف سے پہلی بار تعریف کا آغاز ہوا۔ میری خاموشی سے ان کی ہمت افزائی ہوئی۔ کچھ دنوں بعد کسی کام کے سلسلے میں ولید کو فون کیا تو انہوں نے کہا۔ آپ اتنی خوش لباس ہیں کہ ہر بار تعریف کرنے کو دل چاہتا ہے، واقعی آپ ہر لحاظ سے بہت اچھی ہیں۔ حیرت ہے کہ ابھی تک آپ کی شادی نہیں ہوئی۔ اگر میں کنوارہ ہوتا تو اپنا رشتہ آپ کے گھر ضرور بھیجتا۔ ان کی ایسی باتوں پر میں نے چونکا شروع کر دیا تھا۔ بہر حال بعد میں انہوں نے معذرت کر لی۔ ایک دن اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ بڑی عمر والے مرد سے شادی مت کیجئے گا اور نہ ہی کسی بچوں والے سے۔ آخر ان مفید مشوروں کا کیا مطلب تھا؟ میں جس جماعت کی کلاس ٹیچر تھی اس میں ایک لڑکی ندا پڑھتی تھی۔ میں نے یہ بات نوٹ کی کہ یہ لڑکی سر ولید میں غیر معمولی دلچسپی لیتی ہے۔ یہ لڑکی روز ہی چھٹی سے ذرا پہلے کسی نہ کسی کام کے بہانے ان کے پاس چلی جاتی۔ کبھی کا پی چیک کروانے کے بہانے، کبھی کسی اور بہانے، کئی دنوں تک میں یہ باتنوت کرتی رہی کیونکہ میری چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ ندا کو دے لفظوں میں سمجھانے کی کوشش کی لیکن میری بد قسمتی کہ وہ لڑکی التامیری دشمن بن گئی۔ وہ ولید صاحب کے پاس گئی، ان کے سامنے خوب روئی اور کہا کہ مس گل مجھ پر شک کرتی ہیں جبکہ میں تو آپ کو استاد سمجھ کر آپ سے بات کرتی ہوں۔ کل میں اپنے ابو کو اسکول لے کر آئی تھی تاکہ وہ معاملہ خود سنبھال لیں۔ ندا کی بات سن کر سر ولید پریشان ہو گئے۔ میرے کلاس لینے کے دوران ہی انہوں نے مجھے باہر بلا لیا اور پوچھا کہ آپ نے ندا سے کیا کہا ہے جو روتی ہوئی میرے پاس آئی ہے۔ آپ مجھے بتائیے کہ آپ نے ایسا کیا دیکھا ہے جو آپ کا ذہن اس قسم کی بات کی طرف چلا گیا ہے۔ ہمارے درمیان ایسی کوئی بات نہیں ہے جو آپ نے ندا کو تنبیہ کی ہے۔ دراصل بچے اپنے اساتذہ کو پسندیدگی کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ آپ اس معاملے کو زیادہ نہ ہونے دیں۔ ندا کے والد ایک مولوی صاحب ہیں جن کے مراسم ہماری میڈم سے اچھے ہیں۔ میڈم تک بات پہنچ گئی کہیں سے کہیں تک پہنچ جائے گی۔ ندا کے حوالے سے ہمارے درمیان اس روز کافی لمبی گفتگو ہوئی تھی۔ میرے پاس چونکہ سر ولید کا نمبر تھا، میں نے رات کو ان کو ٹیکسٹ کیا۔ اور ندا سے محتاط رہنے کو کہا جس پر انہوں نے جواب دیا کہ میں ندا کو اپنی بیٹی سمجھتا ہوں، آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ مجھ کو ان کی اس بات سے لگا کہ وہ ناراض ہو گئے ہیں تو میں نے ان کو ٹیکسٹ کیا۔ سر کیا آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟ انہوں نے فور جواب دیا۔ بالکل نہیں، میں آپ سے ناراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن آپ سے کچھ کہنا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ پر اپنی پسندیدگی کی وضاحت کر دی۔ کہا کہ میں آپ سے اس لئے محبت کرتا ہوں کہ آپ ایک اچھی معلم ہیں، آپ تعلیم یافتہ ہیں۔ انہوں نے میری خوب تعریفیں کیں تو میں نے ان کو کہا کہ آپ نے تو میری تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیے ہیں۔ میں اتنی تعریف کے قابل نہیں۔ بولے۔ ارے نہیں گل آپ واقعی انمول ہیں۔ جب آپ بن سنور کر اسکول آتی ہیں تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ جی چاہتا ہے آپ کی تعریف کروں لیکن موقع نہیں ملتا۔ سر میں تو اپنے لئے سنورٹی ہوں، دوسروں کو متاثر کرنے کے لئے نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ انسان کسی نہ کسی کے لئے تو سنورتا ہی ہے۔ میں ان کے جواب سے دم بخود رہ گئی۔ کچھ دن گزرے تھے کہ ندا نے اس واقعے کو پھر سے رنگ دینے کی کوشش کی اور اپنی بڑی بہن کو جو اسی اسکول میں پڑھتی تھی، میرے پاس لے آئی۔ اس کی بہن نے مجھ کو اسکول سے نکلوانے کی دھمکیاں دیں۔ میں نے سر ولید سے ذکر کیا۔ انہوں نے تب میری بہت مدد کی۔ ندا اور اس کی بہن کو سمجھا کر نارمل کیا، بات میڈم تک نہ پہنچنے دی۔ یوں وہ میرے محسن ثابت ہوئے۔ انہوں نے اس سارے معاملے میں مجھ پر ایک حرف بھی آنے نہیں دیا۔ جس کے لئے میں ان کی انتہائی شکر گزار تھی۔ اگر بات میڈم تک جاتی تو غالباً مجھ کو کچھ مشکل آتھائی پڑتی یا پھر حزیمت کا سامنا کرنا پڑتا۔ جس کو میں برداشت نہ کر پاتی۔ ان کی اپنے لئے پسندیدگی تو مجھ پر ظاہر ہو چکی تھی۔ میں نے بھی ان سے کہا کہ آپ میرے آئیڈیل ہیں۔ چونکہ وہ شادی شدہ تھے لہذا دوسری شادی کو انہوں نے دھوکا قرار دیا۔ ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ ہم ایسے ہی رابطے میں رہیں گے تو ایک دوسرے کو جانیں گے، تب میں نے ان کو یاد دلایا کہ ہمارا مذہب اس طرح کے رابطوں کی اجازت نہیں دیتا۔ کہنے لگے۔ ہر بات پر آپ مذہب کو بیچ میں کیوں لے آتی ہیں؟ مجھ کو ان کے منہ سے یہ بات سن کر دھچکا لگا۔ ان دنوں میں نے یہ بات بھی نوٹ کی کہ وہ خود بھی نک سگ سے درست ہو کر اسکول آئے لگے تھے۔ انہوں نے ایک روز پھر رابطہ کیا تو میں نے ان کو ٹیکسٹ کیا کہ سر آپ بلاوجہ مجھ سے کیوں رابطے میں رہنا چاہتے ہیں۔ آپ شادی شدہ ہیں۔ آپ کے اور میرے راستے جدا ہیں۔ بولے۔ میرے دل میں بھی آپ کے لئے کوئی طمع نہیں ہے۔ رابطے میں اس لئے رہنا چاہتا ہوں کہ آپ دہیں ہیں، انچی انسان ہیں۔ انہوں نے ندا کے حوالے سے کچھ باتیں کر کے مجھ سے رابطے کا سلسلہ آگے بڑھایا۔ میں ان کی باتوں کو چپ کر کے سنتی رہی۔ جب کافی دیر گزر گئی اور انہوں نے باتوں کا سلسلہ بند نہ کیا تو میں نے کہا۔ سر... اب آپ سو جائیں۔ شام کو

ساری تھکن اتر جاتی بھی ٹیوشن پڑھاتے ہیں۔ دن بھر کے تھکے پارے ہیں۔ جواب میں بولے۔ آپ سے بات کر کے میرے
 بے میں ان کی اس بے باکی پر حیران رہ گئی۔ وہ اب کھل کر میرے ساتھ کھیلنے لگی میرے بے
 باکی سے تعریف کی اور کہا کہ اب آپ سے بات کیے بنا میرا گزارا نہیں ہوتا ہے۔ آپ میرے حواسوں
 پر چھانے لگی ہیں۔ مجھے ان کی یہ بے باکی ایک انکھ نہ بھائی۔ بیحد ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے
 میں نے فون بند کیا اور اپنی کم عقلی پر ماتم کرنے لگی کہ آخر کیوں سر ولید سے نہ چاہتے ہوئے
 بھی رابطے میں ہوں۔ انہوں نے مجھے پھنسانے کے لیے پہلے شرافت کا ڈھونگ رچایا اور اب کھل
 کر اپنی چاہت کا اظہار کر کے مجھے رسوا کرنے کی کوشش۔ میں نے انہیں سمجھنے میں دیر کر دی
 وہ خود کو مہذب ثابت کر کے یہ گھنونا کھیل کھیل رہے تھے۔ ندا کا معاملہ بھی اتنا سیدھا نہ تھا
 وہ اس کے ساتھ بھی ایسی بے چکنی چپڑی باتیں کرتے تھے یہ بات تو بعد میں جا کر کھلی کہ
 پہلے اسکول سے بھی اس ہی لیے وہ نکالے گئے تھے۔ میں نے ان کو رہبر سمجھا لیکن انہیں یہ
 اندازہ نہ ہو سکا کہ میں ویسی لڑکی نہیں کہ احترام کے رشتے میں ملاوٹ کروں گی۔ انہوں نے استاد
 کا رتبہ میرے سامنے گرا دیا کہ مرد صرف مرد ہوتے ہیں اور مرد عورت کی دوستی بنا لالچ ہو بے نہیں
 سکتی۔ رشتوں کی اس کھوٹ نے دل بھجا دیا۔ اپنی اس تذلیل پر میں خاموش ان رہ سکی ان کو
 اسکول جا کر صاف کہا کہ اب کو کیا حق پہنچتا تھا کہ دوست کے روپ میں ڈھل کر آپ میرے جذبات
 سے کھیلیں۔ میں اس کے لئے آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔ ولید کو مجھ سے اس قسم کے
 شدید رد عمل کی بالکل توقع نہ تھی۔ وہ میرے منہ سے یہ بات سن کر حیران و پریشان رہ گئے۔
 کہنے لگے میں نے سچ بات کی ہے پر میرے دل میں ان کے لیے مروت بھی نہ رہی۔ میں نے اس کے
 بعد ان سے بات چیت بالکل ہی بند کر دی۔ مجھے ان سے نظر میں ملانا مشکل لگتا تھا۔ سچ کہوں تو
 اس واقعہ کے بعد میرا اسکول میں دل ہی نہ لگتا تھا۔ میں نے اسکول چھوڑنے کا ارادہ کر لیا۔ دراصل
 انہوں نے مجھے ایک عام سی لڑکی سمجھا تھا، جو مردوں سے رابطے میں رہ کر ٹائم پاس کرتی ہیں۔
 اس کے بعد میں نے وہ اسکول چھوڑ دیا۔ انہوں نے ایسی باتیں کر کے میرے دل کو ٹھیس پہنچائی ،
 جن کی مجھ کو ان سے کبھی بھی توقع نہ تھی۔ افسوس اس بات کا بھی ہے کہ زندگی میں اگر کسی
 کو اچھا جانا اس پر اعتبار کیا تو وہ بھی ولید سر تھے لیکن وہ مجھ سے مخلص نہ تھے۔ مجھ سے
 جھوٹ بولتے رہے کہ وہ ایک مخلص انسان ہیں ، انہوں نے میرے امیج کو توڑتے ہوئے یہ نہ سوچا کہ مجھ
 کو دکھ ہو گا۔ انہوں نے صرف اپنا دل بہلایا۔ کاش میں ان سے رابطے میں نہ رہتی تو یہ نوبت نہ آتی۔
 اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے کہ وہ آئندہ کسی کے جذبات سے اس طرح نہ کھیلے جو کسی معصوم دل
 کے لئے تکلیف کا باعث ہو۔"]